السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست ہے جو میرے نزدیک ہی رہتا ہے اور مسجد ہم سے بالکل قریب ہے... میرا دوست صبح کی نماز کےلیے مسجد نہیں جاتا۔ رات کو ٹیلی ویژن دیکھنے اور تاش کھیلنے میں وقت گزارتا ہے اور صبح کے ایک دو بجے تک جاگتا رہتا ہے اس لیے صبح کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرتا ہے۔ میں اسے اکثر ناراض ہوتا رہتا ہوں۔ اس کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وہ اذان نہیں سنتا۔ حالانکہ مسجد ہم سے بالکل قریب ہے اور میں نے اس پر اپنی رغبت بھی ظاہر کی کہ میں اسے صبح کی نماز کےلیے جگایا کروں گا اور عمداً اس کے ہاں گیا اور اسے جگایا بھی، لیکن پھر بھی اسے مسجد میں نہ دیکھا۔ نماز کے بعد پھر میں اس کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ سو رہا ہے۔ میں اس سے خفا ہوا تو وہ فضول بہانے بنانے لگا... کبھی کبھی مجھے وہ یوں کہنے لگتا ہے کیا تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں میری طرف سے مسئول ہو گے کہ میں تمہارا ہمسایہ تھا...

(میں ذات والا سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس معاملہ میں مجھے مستفید فرمائیں گے۔ نیز کیا نماز کےلیے اسے جگانا مجھ پر لازم ہے؟ (خلیل۔ ا۔ خ۔ الریاض

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلم کےلیے ایسا جاگنا جائز نہیں جس کے نتیجہ میں صبح کی باجماعات نماز یا اس نماز کا وقت ہی ضائع ہو جاتا ہو، خواہ یہ جاگنا قرآن پڑھنے یا علم کے حصول کی بنا پر ہو اور جب یہ جاگنا ٹیلی ویژن دیکھنے، تاش کھیلنے یا ایسی ہی کسی دوسری وجہ سے ہو تو پھر کیا حال ہو گا؟

آپ کا دوست اس کام کی وجہ سے گنہگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی سزا کا مستحق ہے، جیسا کہ وہ حاکموں سے بھی سزا کا مستحق ہے جو اسے اور اس جیسے دوسرے لوگوں کو اس سے باز رکھیں اور تمام اہل علم کے نزدیک عمداً فجر کی نماز کو طلوع آفتاب کے بعد پڑھنا کفر اکبر ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))

''نماز چھوڑنے سے آدمی کا کفر و شرک سے فاصلہ ختم ہو جاتا ہے۔''

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْعَهْدُ الَّذِي بيننا وبينهم الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ))

''ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان عہد نماز ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا۔ اس نے کفر کیا۔

اس حدیث کو امام احمد اور اہل سنن نے بریدہ بن الحصیب رحمہ اللہ سے صحیح اسناد کے ساتھ نکالا ہے۔

اس بارے میں دوسری احادیث و آثار بھی موجود ہیں جو ایسے شخص کے کفر پر دلالت کرتی ہیں جو بلا عذر شرعی، جان بوجھ کر نماز کو اس کے وقت سے موخر کر کے ادا کرتا ہے۔

اور مسلم پر واجب ہے کہ وہ وقت پر نماز ادا کرنے کی محافظت کرے اور جو اسے جگا سکتے ہوں، ان سے مدد طلب کرے، خواہ یہ اس کے گھر والے ہوں یا بھائی ہوں۔ الارم والی گھڑی سے نماز کے وقت جاگنے کےلیے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔

اور اے سائل! آپ پر لازم ہے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے دوست کی مدد کریں۔ اسے اکثر نصیحت کرتے رہیں۔ پھر اگر وہ اپنے اس عمل قبیح پر اکڑ جائے تو یہ معاملہ مرکز ہیئت تک پہنچا دیں تاکہ جس سزا کا وہ مستحق ہے وہ پا لے... ہم سب مسلمانوں کےلیے اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور راہ حق پر استقامت کی دعا کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام